مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول جسے حضرت امیرالمومنین نے ٹوٹنے سے بچایا

سالانہ جلسہ کے دو منظر

احمدیت کی بڑھتی ہوئی ترقی حضرت امیرالمومنین کے گذشتہ ۲۵ سال میں

خلافت ثانیہ میں سلسلہ احمدیہ کا نظام مرکزی

محترمی چوہدری ظہور احمد صاحب ہیڈ کلرک

نظارت تعلیم وتربیت کی قلم سے

یہ مضمون میرے محترم بھائی چودھری ظہور احمد صاحب نے نہایت توجہ اور محنت سے الحکم کے جوبلی نمبر کیلئے لکھا ہے۔ انہوں نے گوناگوں مصروفیتوں کے باوجود میرے کہنے پر نہ صرف یہ مضمون تیار کیا۔ بلکہ للہ فی اللہ الحکم جوبلی نمبر کے لئے جو میری مدد فرمائی میں اپنے دل میں اس کے لئے جذبات امتنان پاتا ہوں۔ جزاھم اللہ احسن الجزا (محمود احمد عرفانی)

ینصرک رجال نوحی الیہم من السماء

حضرت مسیح موعود علیہ السلام جبکہ یکہ وتنہا تھے۔ اسوقت اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس جماعت کے پھیلنے کی صد ہا بشارتیں دیں اور جبکہ جماعت کا پھیلنا مقدر تھا تو ضروری تھا کہ اس کام کو چلانے کیلئے اسی کی وسعت کے لحاظ سے کارکن بھی عطا کیے جاتے۔ اسلئے اللہ تعالیٰ نے مندرجہ بالا وحی میں آپ کو یہ بشارت دی کہ میں تجھے ایک جماعت ایسے لوگوں کی دوں گا جو خدا کی وحی کے ماتحت تیرے مشن کی خدمت پر کمربستہ ہو جائیں گے۔ چنانچہ جماعت میں ایسے لوگ وقتاً فوقتاً پیدا ہوتے رہے۔ جو خدمت دین کے لئے کمربستہ رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایسے خدمت گاروں کے لئے ایک نظام صدر انجمن کے نام سے قائم کیا۔ حضرت امیر المومنین کے زمانے میں اس نظام نے بڑی وسعت اختیار کر لی۔ ذیل میں اسکی تفصیل پیش کرتا ہوں :۔

صدر انجمن احمدیہ

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی دینی و دنیوی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے جو مرکزی انجمن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت سے قائم ہے اور حکومت برطانیہ کے قانون رجسٹریشن (ایکٹ XXI آف ۱۸۶۰) کے ماتحت ۱۹۰۶ء سے رجسٹری شدہ ہے۔ اس کا نام صدر انجمن احمدیہ قادیان ہے۔

صدر انجمن احمدیہ کے سپرد جماعت کے مختلف شعبہ جات کا انتظام مثلاً انتظام بہشتی مقبرہ۔ مساجد بیت المال ومحاسب۔ صدقات وزکوٰۃ۔ جائداد دعوۃ وتبلیغ۔ تعلیم وتربیت۔ تالیف وتصنیف قضا وافتاء احتساب۔ تعلقات مابین الاقوام وسیاست اندرونی ضیافت ودیگر امور متفرقہ ہیں۔

اراکین صدر انجمن

سوائے ایسے لوگوں کے جو کسی نقص کی وجہ سے صدر انجمن کی ممبری سے علیحدہ کیے جا چکے ہیں۔ یا وہ خود صدر انجمن کی ممبری سے مستعفی ہو چکے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقرر کردہ ممبران صدر انجمن کے ممبر ہیں۔ انکے علاوہ مختلف نظارتوں کے افسران اعلیٰ جو ناظر کے نام سے موسوم ہوتے ہیں۔ اور وہ اصحاب جن کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ [illegible] العزیز نے ممبر مقرر کیا ہے۔ صدر انجمن کے … موجودہ ممبران کے اسمائے گرامی یہ ہیں :۔

(۱) چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے۔ ناظر اعلیٰ وصدر مجلس کارپرداز مصالح قبرستان بہشتی مقبرہ

(۲) مولوی عبد المغنی خاں صاحب ناظر دعوۃ وتبلیغ

(۳) مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے۔ ناظر تعلیم وتربیت وتالیف وتصنیف۔

(۴) خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال۔

(۵) سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ وامور خارجہ

(۶) میر محمد اسحٰق صاحب مولوی فاضل ناظر ضیافت

(۷) ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب ڈی ڈی ایل ایل ڈی ممبر

(۸) خانصاحب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب ریٹائرڈ سول سرجن ممبر۔

(۹) شیخ بشیر احمد صاحب بی۔ اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ لاہور ہائی کورٹ۔ ممبر۔

(۱۰) مرزا عبد الحق صاحب بی۔ اے ایل ایل بی پلیڈر گورداسپور۔ ممبر

ماتحت انجمنیں

ہندوستان کے طول وعرض میں ۷۸۶ مختلف مقامات پر صدر انجمن احمدیہ کی شاخیں قائم ہیں۔ جو مقامی طور پر ان فرائض کو سرانجام دیتی ہیں جو صدر انجمن کے سپرد ہیں۔ ان جماعتوں کے مقامی عہدہ داران کے تقرر کے لئے بھی مرکز کی منظوری ضروری ہوتی ہے۔ امراء صرف خلیفۃ المسیح کی منظوری سے ہی مقرر ہو سکتے ہیں۔ دیگر عہدہ داران کی منظوری نظارت ہائے متعلقہ دیتی ہیں۔

خلافت ثانیہ میں ہندوستان کے علاوہ دنیا کے مختلف ممالک میں پچاس سے زائد مقامات پر خدا کے فضل سے جماعت ہائے احمدیہ قائم ہو چکی ہیں۔ چنانچہ اس وقت مندرجہ ذیل ممالک میں باقاعدہ جماعت ہائے احمدیہ موجود ہیں :۔

انگلستان۔ امریکہ۔ مشرقی افریقہ۔ مغربی افریقہ۔ آسٹریلیا۔ شام وفلسطین۔ مصر۔ عراق۔ عرب۔ جزائر شرق الہند۔ مارشیس۔ برہما۔ سیلون وغیرہ

مجلس مشاورت

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۱۹۲۲ء سے صدر انجمن احمدیہ کے علاوہ جماعت کی ایک مجلس شوریٰ قائم کر رکھی ہے۔ جو سلسلہ کے اہم کاموں خصوصاً بجٹ آمد وخرچ کے متعلق جماعت کی رائے حضرت امیر المومنین کے حضور پیش کرتی ہے۔ اس مجلس کے ممبران صدر انجمن کے تمام اراکین۔ افسران صیغہ جات اور مختلف انجمن ہائے بیرونی کے نمائندے ہوتے ہیں۔ مجلس مشاورت کا سب سے پہلا اجلاس ۱۵، ۱۶ اپریل ۱۹۲۲ء کو قادیان میں حضرت امیر المومنین کی موجودگی میں منعقد ہوا اس کے بعد ہر سال حضور کی موجودگی میں سال میں ایک یا دو دفعہ حسب ضرورت ہوتا ہے۔ جسمیں بجٹ اور دیگر مشورہ طلب امور کے متعلق جماعتوں کے نمائندے اپنی اپنی جماعتوں کی آراء پیش کرتے ہیں۔ مجلس شوریٰ میں پیش ہونے والے تمام امور بطور ایجنڈا قبل از وقت تمام نمائندوں کو بھجوا دیئے جاتے ہیں۔ تاکہ نمائندگان انپر پورے طور پر غور کر کے اور اپنی جماعتوں کی آراء معلوم کر کے آئیں اور یہاں مفید مشورہ دے سکیں۔ جب کہ پہلی مجلس مشاورت میں ۸۲ نمائندگان شامل ہوئے لیکن ۱۹۳۹ء میں جو مجلس ہوئی اس میں ۴۷۴ نمائندگان نے شرکت اختیار کی۔

نظارت ہائے

خلافت ثانیہ میں جماعت احمدیہ نے خدا کے فضل سے دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرنی شروع کی۔ جماعت کی ترقی کے ساتھ ہی نظام مرکزی کو بھی زیادہ مستحکم اور مضبوط کرنا ضروری تھا۔ چنانچہ شروع جنوری ۱۹۱۹ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے سلسلہ کے کام کو مختلف حصوں میں تقسیم کر کے الگ الگ محکمے قائم فرما دیئے۔ اور یہی نظام اسوقت رائج ہے۔

صدر انجمن کے مختلف صیغہ جات کو نظارت کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ نظارتوں کے ماتحت بھی آگے مختلف شعبہ جات ہیں۔ نظارتوں اور مختلف صیغہ جات کی مختصر کیفیت ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ جس سے ان نظارتوں اور مختلف صیغہ جات کے کام کا خاکہ سامنے آسکتا ہے۔ اور ان کے وہ فرائض جو صدر انجمن کی طرف سے مقرر ہیں معلوم ہو سکتے ہیں

صدر انجمن احمدیہ اور نظارتوں کا الحاق

گو یکم جنوری ۱۹۱۹ء سے نظارتیں قائم ہو چکی تھیں لیکن صدر انجمن اور نظارتوں کا نظام علیحدہ علیحدہ تھا۔ آخر یکم اکتوبر ۱۹۲۵ء سے حضرت امیر المومنین نے نظارتوں اور صدر انجمن کا الحاق فرماتے ہوئے موجودہ نظام جاری فرمایا

نظارت علیاء

صدر انجمن احمدیہ کے مختلف صیغہ جات کے کام کی نگرانی اور ان میں یکجہتی اور تعاون پیدا کرنے کے لئے جو صیغہ قائم ہے۔ اس کا نام نظارت علیا ہے۔ یہ نظارت تمام نظارتوں اور ان صیغہ جات کے کام کی جو کسی دوسری نظارت کے ماتحت نہیں نگرانی کرتی ہے۔ نظارت علیا باقی نظارتوں کے کام میں وحدت اور یکرنگی اور تعاون قائم کرنے کے لئے ذمہ دار ہے صدر انجمن کے تمام کاموں کے متعلق عمومی ذمہ داری بھی اسی نظارت پر ہے۔

اس نظارت کے افسر اعلیٰ آجکل جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے (سابق مبلغ انگلستان) ہیں جو ناظر اعلیٰ کہلاتے ہیں۔ خان صاحب منشی برکت علی صاحب نائب ناظر اور قاضی عبد الرحمٰن صاحب دفتر کے ہیڈ کلرک ہیں۔ اس نظارت میں سات کارکن کام کرتے ہیں۔

نظارت ہذا کے ماتحت یکم مئی ۱۹۳۳ء سے ایک اسامی سپرنٹنڈنٹ دفاتر کی بھی قائم کی گئی ہے سید محمد اسمٰعیل صاحب اس اسامی پر کام کر رہے ہیں سپرنٹنڈنٹ دفاتر کا کام ہے کہ وہ صدر انجمن کے

محررین کے کام کی عمومی نگرانی رکھے۔ اور ان کے تقرر۔ ترقی اور رخصتوں وغیرہ کے معاملات کے طے کرنے میں افسران بالا کی امداد کرے۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ

دوسری نظارت دعوۃ و تبلیغ ہے۔ جو سلسلہ کے تبلیغی فرائض ادا کرتی ہے۔ اسلام اور احمدیت کی اشاعت و تبلیغ اکناف عالم میں پہنچانے کے لئے جد و جہد کرتی ہے

مولوی عبدالمغنی صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ ہیں اور مرزا عبدالغنی صاحب معاون ناظر کے فرائض انجام دیتے ہیں ——— ہیڈ کلرک پیر خلیل احمد صاحب ہیں۔ تمام مبلغین سلسلہ چاہے وہ صدر انجمن سے الاؤنس لیتے ہوں یا آنریری طور پر خدمات سر انجام دیتے ہوں۔ اس نظارت کی ہدایات کے ماتحت اور نگرانی میں کام کرتے ہیں۔ یہ اس وقت ۳۳ مبلغین ہندوستان کے اندر اور ۱۳ بیرون ہند میں کام کر رہے ہیں۔ یہ صرف ایسے مبلغین ہیں۔ جنکو صدر انجمن احمدیہ سے باقاعدہ الاؤنس ملتا ہے۔ تحریک جدید کے ماتحت جو مبلغین کام کرتے ہیں۔ وہ ان کے علاوہ ہیں۔ ہندوستان سے باہر جو مبلغین اس وقت کام کر رہے ہیں۔ ان کے اسماء حسب ذیل ہیں:۔

(۱) مولوی مطیع الرحمٰن صاحب	امریکہ
(۲) مولوی نذیر احمد صاحب	مغربی افریقہ
(۳) مولوی نذیر احمد صاحب مبشر	ایضاً٭
(۴) مولوی فضل الرحمٰن صاحب حکیم	ایضاً
(۵) مولوی جلال الدین صاحب شمس	انگلستان
(۶) مولوی رحمت علی صاحب	جاوا
(۷) مولوی محمد صادق صاحب	سماٹرا
(۸) مولوی مبارک احمد صاحب	مشرقی افریقہ
(۹) مولوی احمد خاں صاحب	برہما
(۱۰) مولوی محمد شریف صاحب	فلسطین و مصر
(۱۱) مولوی عبدالواحد صاحب سماٹری	جاوا
(۱۲) مولوی عبداللہ صاحب مالاباری	سیلون
(۱۳) حافظ جمال احمد صاحب	مارشیس٭

نظارت کے مرکزی دفتر کو مختلف حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ مثلاً ایک شعبہ نشر و اشاعت ہے۔ مولوی عبدالرحیم صاحب نیر سابق مبلغ مغربی افریقہ و انگلستان اس شعبہ کے انچارج ہیں۔ اس شعبہ کے سپرد تبلیغی لٹریچر اور ٹریکٹوں وغیرہ کی تیاری طباعت و اشاعت ہے۔ ہر سال لاکھوں کی تعداد تبلیغی ٹریکٹ وغیرہ اکناف عالم میں بھجوائے جاتے ہیں۔ اور جہاں باقاعدہ مبلغ نہیں پہنچ سکتے۔ وہاں یہ لٹریچر مبلغین کا کام کرتا ہے۔

دوسرا شعبہ ترقی اسلام ہے۔ اس کے انچارج بھی نیر صاحب ہیں۔ یہ صیغہ اسلام کی عام ترقی کے لئے جد و جہد کر رہا ہے۔ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق جو جلسے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت ۱۹۲۸ء سے ہر سال ہوتے ہیں وہ بھی اسی شعبہ کے ماتحت ہوتے ہیں۔

تیسرا شعبہ دعوت عامہ کا ہے۔ جو ۱۹۳۹ء سے ہی جاری ہوا ہے۔ اس کا کام یہ ہے کہ احمدی

٭ ان کو صدر انجمن احمدیہ سے الاؤنس نہیں ملتا۔

دوستوں کو تحریک کرے کہ وہ سال میں کم از کم پندرہ روز تبلیغ کے لئے وقف کریں۔ اور پھر ان کو تبلیغ کے لئے بھجوایا جائے۔

چوتھا شعبہ انصار اللہ کا ہے۔ انصار اللہ کے ممبران ہفتہ وار تبلیغ کے لئے باہر جاتے ہیں اور اپنے کام کی رپورٹ مرکزی دفتر کو بھجواتے ہیں

ان شعبہ جات کے علاوہ مرکزی دفتر ہے جہاں تمام شعبہ جات کی نگرانی اور بقیہ تمام امور کو سر انجام دیتا ہے

روزنامہ الفضل و مصباح

صدر انجمن کے تبلیغی اخبارات یعنی روزنامہ الفضل اور زنانہ اخبار مصباح بھی اس نظارت کے ماتحت ہیں روزنامہ الفضل ۱۹۱۳ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا تھا۔ سب سے پہلا پرچہ ۱۹ / جون ۱۹۱۳ء کو شائع ہوا تھا۔ پہلے یہ اخبار ہفتہ وار نکلتا تھا۔ پھر ہفتہ میں دو بار رہا۔ اسکے بعد ہفتہ میں تین بار اور پھر روزانہ ہو گیا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد یہ صدر انجمن احمدیہ کے سپرد ہو گیا۔

خواجہ غلام نبی صاحب ایڈیٹر و منیجر الفضل ہیں۔ شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر مولوی محمد یعقوب صاحب طاہر مولوی فاضل نائب ایڈیٹر ہیں۔ اور سید احمد علی صاحب مولوی فاضل معاون ہیں۔ چودھری عبدالحمید صاحب بی۔ اے (آنرز) نائب منیجر کے فرائض انجام دیتے ہیں۔ جناب بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ہیں۔

۱۹۲۶ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے منشاء مبارک کے ماتحت ایک زنانہ پندرہ روزہ اخبار کا اجرا ہوا۔ جس کا نام حضور نے مصباح تجویز فرمایا۔ مصباح کا سب سے پہلا پرچہ قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کی ادارت میں ۱۵ / دسمبر ۱۹۲۶ء کو شائع ہوا۔ اور آجکل مولوی محمد یعقوب صاحب طاہر مولوی فاضل اس اخبار کے ایڈیٹر ہیں۔

نظارت تعلیم و تربیت

تیسری نظارت تعلیم و تربیت ہے۔ صدر انجمن کی تمام درسگاہیں اور مقامی اور بیرونی ہوسٹل اور بورڈنگ ہاؤس اس نظارت کی نگرانی میں ہیں۔ یہ نظارت جماعت احمدیہ کی عام تعلیم اور علمی تربیت کا انتظام کرنے کے علاوہ جماعت کی دینی اور اخلاقی تربیت کا بھی انتظام کرتی ہے۔ نیز احمدیوں کو نماز۔ زکوٰۃ۔ روزہ۔ حج اور اعمال صالحہ کی طرف رغبت پیدا کرنے کے لئے ساعی رہتی ہے اور خلاف شریعت امور کو مٹانے کے لئے کوشش کرتی رہتی ہے

اسیطرح مقامی جماعتوں میں درس قرآن مجید و حدیث و کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انتظام بھی یہی نظارت کرتی ہے۔ مرکزی مساجد یعنی مسجد اقصیٰ اور مسجد مبارک اور قادیان کی عیدگاہ کا انتظام بھی اسی نظارت کے سپرد ہے۔

طلباء۔ یتامیٰ۔ بیوگان اور مساکین و غرباء وغیرہ کے لئے حسب گنجائش وظائف و صدقات اور قرضہ حسنہ و امدادی وغیرہ کا انتظام بھی یہی نظارت کرتی ہے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے۔ ناظر تعلیم و تربیت ہیں۔ چونکہ آجکل آپ تصنیف کے کام میں مصروف ہیں۔ اسلئے آپ کی جگہ آپ کے نائب حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب ناظر کے فرائض بھی ادا فرماتے ہیں۔

اس نظارت میں مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل انسپکٹر تعلیم و تربیت اور مولوی محمد ابراہیم صاحب واعظ مقامی ہیں۔

عملہ میں بارہ افراد کام کرتے ہیں۔

درسگاہیں

نظارت تعلیم و تربیت کے ماتحت مندرجہ ذیل صیغہ جات ہیں۔ جامعہ احمدیہ قادیان۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان۔ مدرسہ احمدیہ قادیان۔ نصرت گرلز ہائی سکول قادیان۔ احمدیہ ہوسٹل لاہور۔ ہوسٹل جامعہ احمدیہ اور انتظام مساجد

مدرسہ احمدیہ

یہ مدرسہ ۱۹۰۹ء سے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب اور مولوی برہان الدین صاحب کی یادگار کے طور پر قائم ہوا۔ مدرسہ میں سات جماعتیں ہیں۔ کم از کم پرائمری پاس طالب علم کو داخل کیا جاتا ہے۔ اور طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے تیار کیا جاتا ہے۔ جو سات سال کا کورس ختم کرنے کے بعد جامعہ احمدیہ میں داخل ہوتے ہیں۔ آجکل اس مدرسہ کے ہیڈ ماسٹر حضرت میر محمد اسحٰق صاحب ہیں۔ سکول کے سٹاف میں پندرہ اصحاب کام کرتے ہیں۔

بورڈنگ مدرسہ احمدیہ

مدرسہ کے ساتھ ایک دارالاقامہ بھی ہے جس کے سپرنٹنڈنٹ چوہدری غلام حیدر صاحب بی۔ اے ہیں۔ بورڈنگ میں ۶۰ طلباء رہائش رکھتے ہیں۔ جنکی تعلیمی نگرانی کے علاوہ اخلاقی نگرانی کا پورے طور پر انتظام ہے۔ تمام طلباء باقاعدہ پانچوں وقت نماز با جماعت ادا کرتے ہیں۔ درسوں میں شریک ہوتے۔ اور دوسرے مذہبی اور قومی کاموں میں دلچسپی سے حصہ لیتے ہیں۔ بورڈنگ کا سٹاف دس افراد پر مشتمل ہے۔

جامعہ احمدیہ

یکم مئی ۱۹۲۸ء سے حضرت امیر المومنین کے ارشاد کے ماتحت جامعہ احمدیہ جاری کیا گیا۔ اور مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب اس کے پرنسپل مقرر ہوئے۔ مدرسہ احمدیہ کے فارغ التحصیل طلباء کے لئے چار سال کا کورس رکھا گیا ہے۔ جو وہ جامعہ احمدیہ میں پورا کرتے ہیں۔ پہلے دو سالوں میں پنجاب یونیورسٹی کے امتحان مولوی فاضل کی تیاری کرائی جاتی ہے طلباء امتحان میں شامل ہو کر مولوی فاضل کی ڈگری حاصل کرتے ہیں۔ اور قریباً ہر سال جامعہ احمدیہ کا طالب علم ہی پنجاب بھر میں اول رہتا ہے۔ آخری دو سالوں میں امتحان مبلغین کی تیاری کروائی جاتی ہے جسے پاس کرنے والوں میں سے سلسلہ کے مبلغین چنے جاتے ہیں۔ اسوقت ۷۳ طلباء جامعہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

جامعہ کے پرنسپل اسوقت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ہیں۔ جو پنجاب یونیورسٹی کے مولوی فاضل اور بی اے ہیں۔ اور آکسفورڈ کے بی اے (آنرز) ہیں۔ سٹاف میں ۹ کس کام کرتے ہیں۔

ہوسٹل جامعہ احمدیہ

جامعہ کے ساتھ ایک ہوسٹل بھی ہے جس میں ۱۵ طالب علم اقامت پذیر ہیں۔ مولوی ارجمند خاں صاحب ہوسٹل کے سپرنٹنڈنٹ ہیں۔ سٹاف میں پانچ افراد ہیں۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول

تعلیم الاسلام ہائی سکول ۱۸۹۸ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد مبارک میں جاری ہوا پہلے صرف مڈل تک اسمیں تعلیم کا انتظام کیا گیا۔ مگر سن ۱۹۰۰ء میں باقاعدہ ہائی سکول بنا دیا گیا۔ یہ سکول گورنمنٹ سے منظور شدہ ہے۔ اور ۹۱۵ نو سو پندرہ طالب علم اسوقت تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

۱۹۱۰ء میں اس سکول کے طلبہ کی تعداد ۲۶۵ تھی۔

اس سکول اور بیرونی مدارس میں ایک نمایاں فرق ہے۔ کیونکہ تعلیم الاسلام ہائی سکول میں دنیوی تعلیم کے علاوہ دینی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ اور جس وقت طلباء میٹرک کا امتحان دے کر سکول سے باہر نکلتے ہیں۔ تو وہ قرآن مجید با ترجمہ اور اسلام اور احمدیت کے عام اصولوں سے بھی واقف ہوتے ہیں۔

سکول کے ہیڈ ماسٹر مولوی محمد الدین صاحب بی۔ اے (سابق مبلغ امریکہ) ہیں۔ اور سیکنڈ ماسٹر قاضی محمد عبداللہ صاحب بی۔ اے۔ بی ٹی (سابق مبلغ انگلستان ہیں) سکول کے سٹاف میں ۲۹ کارکن کام کرتے ہیں۔

بورڈنگ تعلیم الاسلام ہائی سکول

سکول کے ساتھ ایک بورڈنگ ہاؤس ہے جس میں ۱۳۰ بورڈران ہیں۔ بورڈنگ کا انتظام ۱۹۳۵ء سے تحریک جدید کے اصولوں کے ماتحت چلایا جا رہا ہے۔ صوفی غلام محمد صاحب بی۔ ایس سی بی۔ ٹی۔ سپرنٹنڈنٹ ہیں اور ۵ کارکن بورڈنگ میں کام کرتے ہیں۔

نصرت گرلز ہائی سکول

مدرسہ نبات ۱۹۰۹ء سے جاری ہے پہلے صرف یہ پرائمری تک تھا۔ اس کے بعد خلافت ثانیہ میں پہلے مڈل ہوا۔ پھر ۱۹۲۹ء سے ہائی سکول بنا دیا گیا۔ ۱۹۳۰ء میں اس سکول کی طالبات نے پہلی دفعہ پنجاب یونیورسٹی کا میٹرکولیشن کا امتحان دیا۔ اب اس سکول کی قدیم طالبات میں سے خدا کے فضل سے کئی گریجویٹ اور بی۔ ٹی۔ اور ڈاکٹر وغیرہ بن چکی ہیں۔ اس سکول کا نام حضرت ام المومنین کے نام پر نصرت گرلز ہائی سکول رکھا گیا ہے

مڈل کے بعد سالی وظائف کری جاتی ہیں۔

ایک حصہ میں دو سال کا کورس ہے۔ جس میں پنجاب یونیورسٹی کے امتحان میٹرکولیشن کی تیاری کرائی جاتی ہے۔ اور طالبات یونیورسٹی کے امتحان میں شریک ہوتی ہیں۔

دوسری شاخ اپریل ۱۹۳۶ء سے حضرت امیر المومنین کے ارشاد کے ماتحت جاری کی گئی۔ اس میں تین سال کا دینیات کا کورس رکھا گیا ہے۔

ملک غلام فرید صاحب ایم۔اے (سابق مبلغ جرمنی و انگلستان) سکول کے مینیجر ہیں۔ استانی امۃ الرحمٰن صاحبہ بی۔اے۔بی ٹی ہیڈ مسٹرس ہائی سکول میں ۱۴ کارکن ہیں۔ اور اس وقت ۳۱۵ طالبات تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔

احمدیہ ہوسٹل

لاہور کے مختلف کالجوں میں تعلیم حاصل کرنے والے احمدی طالب علموں کی رہائش کے لئے ۱۹۱۵ء سے احمدیہ ہوسٹل قائم ہے۔ اس ہوسٹل کے بورڈران کے لئے ضروری ہے کہ وہ اسلامی احکام اور احمدیت کی تعلیم کے مطابق رہیں۔ تمام بورڈران نمازیں با جماعت ادا کرتے ہیں۔ درس کا بھی انتظام کیا جاتا ہے۔ ہوسٹل میں اسوقت ۲۵ طلبا رہائش رکھتے ہیں۔ چوہدری غلام احمد صاحب ایم۔اے سپرنٹنڈنٹ ہیں۔ اس میں چار افراد کام کرتے ہیں۔

انتظام مساجد و عیدگاہ

نظارت تعلیم و تربیت کے ماتحت ایک صیغہ انتظام مساجد کا بھی ہے۔ یہ صیغہ مرکزی مساجد یعنی مسجد اقصیٰ۔ مسجد مبارک۔ اور مقامی عیدگاہ کے متعلق ضروری انتظامات کرتا ہے۔ ہر ایک مسجد میں ایک ایک خادم مسجد مقرر ہے جو مسجد کی صفائی اور دیگر ضروریات کا خیال رکھتا ہے۔

جمعہ کے روز مسجد اقصیٰ میں لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام کیا جاتا ہے۔ تاکہ تمام دوست آسانی سے خطبہ جمعہ سن سکیں گے یہ مسجد خلافت ثانیہ میں پہلے سے قریباً چار گنا وسیع ہو چکی ہے۔ منارۃ المسیح بھی اس مسجد میں ہے۔ جس کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۳ مارچ ۱۹۰۳ء جمعہ کے روز رکھی۔ اور یہ منارۃ البیضاء دسمبر ۱۹۱۶ء میں خلافت ثانیہ میں تیار ہو کر مکمل ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کو پورا کرنے کے لئے اس پر چاروں گھڑیاں اور رات کو روشنی کے لئے بجلی کے بڑے بڑے بلب لگا دیئے گئے ہیں۔ جن کی روشنی دور دور تک پہنچتی ہے۔ مؤذن پانچوں وقت اس پر چڑھ کر نمازیوں کو نماز کے لئے بلاتا ہے۔ یہ وہ منارہ ہے۔ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا پاک مسیح فرماتا ہے:۔

"شاید ہمارے بعض مخلصوں کو معلوم نہیں ہوگا کہ منارۃ المسیح کیا چیز ہے۔ اور اس کی کیا ضرورت ہے سو واضح ہو کہ ہمارے سید و مولیٰ خیر الاصفیاء خاتم الانبیاء سیدنا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی ہے کہ وہ مسیح موعود جو خدا کی طرف سے اسلام کے ضعف اور عیسائیت کے غلبہ کے وقت میں نازل ہوگا۔ اس کا نزول ایک سفید منارہ کے قریب ہوگا جو دمشق سے مشرقی طرف واقع ہے۔ اسی پیشگوئی کو پورا کرنے کے لئے دو مرتبہ اسلام میں کوشش کی گئی۔ اول ۷۴۱ھ سے پہلے دمشق کی مشرقی طرف سنگ مرمر کے پتھر سے ایک منارہ بنایا گیا تھا۔ جو دمشق سے مشرقی طرف اور جامع اموی کی ایک جزء تھی۔ اور کہتے ہیں کہ کئی لاکھ روپیہ اس پر خرچ آیا تھا۔ اور بنانے والوں کی غرض یہ تھی تا وہ پیشگوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری ہو جائے۔ لیکن بعد اس کے نصاریٰ نے اس منارہ کو جلا دیا۔ پھر اس حادثہ کے بعد ۷۴۱ھ میں دوبارہ کوشش کی گئی کہ وہ منارہ دمشق کے مشرقی طرف پھر تیار کیا جائے۔ چنانچہ اس منارہ کے لئے بھی غالباً ایک لاکھ روپیہ چندہ جمع کیا گیا۔ مگر خدا تعالیٰ کی قضا و قدر سے جامع اموی کو آگ لگ گئی۔ اور وہ منارہ بھی جل گیا۔ غرض دونوں مرتبہ مسلمانوں کو اس قصد میں ناکامی رہی۔ اور اس کا سبب یہی تھا کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ تھا کہ قادیان میں منارہ بنے۔ کیونکہ مسیح موعود کے نزول کی یہی جگہ ہے"

الحمد للہ اس پیشگوئی کی تکمیل کا فخر بھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو حاصل ہوا۔

نظارت تعلیم و تربیت نے اس سال ۱۳ نومبر ۱۹۳۹ء کو عید الفطر کے موقع پر عیدگاہ میں بھی پہلی دفعہ لاؤڈ سپیکر کا انتظام کیا تھا۔ اور آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ ہر عید کے موقع پر یہ انتظام ہوا کرے گا۔ اس سے قبل بڑی دقت پیش آیا کرتی تھی۔ مجمع خدا کے فضل سے اسقدر زیادہ ہوتا تھا کہ حضور کی آواز تمام مجمع تک پہنچانے کے لئے تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر بعض مبلغین کو کھڑا کیا جاتا جو ساتھ ساتھ حضرت امیر المومنین کی آواز کو دہراتے جاتے اور اس طرح بدقت تمام لوگ خطبہ عید سن سکتے تھے۔

دار البیعت لودیانہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج سے پچاس سال قبل ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے لوگوں سے بیعت لینی شروع کی لودیانہ کی سرزمین کو یہ فخر حاصل ہے کہ خدا کے فرستادہ نے سب سے پہلے بیعت اسی شہر میں لی۔ جس مکان میں بیعت لی گئی وہ دار البیعت کے نام سے مشہور ہے دار البیعت بھی نظارت تعلیم و تربیت کے ماتحت ہے۔ اس سال اس مقام پر ایک حصہ میں نظارت نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کے ارشاد اور منظوری سے مسجد تعمیر کرائی ہے۔ جو خدا کے فضل سے مکمل ہو چکی ہے۔ اس مسجد کی بنیاد کی اینٹ یہاں سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ سے خاص طور پر دعا کرانے کے بعد بھجوائی گئی تھی۔

قادیان کی مساجد

قادیان میں اسوقت جماعت احمدیہ کی بارہ مساجد ہیں۔ یعنی مسجد اقصیٰ۔ مسجد مبارک۔ مسجد نور۔ مسجد فضل۔ مسجد ناصر آباد۔ مسجد دار الرحمت۔ مسجد دار الفضل۔ مسجد دار البرکات۔ مسجد دار الفتوح۔ مسجد دار السعۃ۔ مسجد دار الانوار۔ مسجد شیخ نور احمد صاحب مرحوم۔

پہلی چار مساجد کے علاوہ باقی تمام مساجد خلافت ثانیہ میں تعمیر ہوئی ہیں۔ مسجد اقصیٰ اور مسجد مبارک کے علاوہ دوسری مساجد کا انتظام محلہ جات کی لوکل انجمنوں کے سپرد ہے۔ لیکن اس وجہ سے کہ یہ سلسلہ کے مرکز کی مساجد ہیں۔ نظارت تعلیم و تربیت بھی ان کی عمومی نگرانی کا خیال رکھتی ہے۔

نظارت بیت المال

چوتھی نظارت بیت المال ہے۔ جو جماعت کے ہر قسم کے چندوں اور دیگر آمدنیوں کی تشخیص کرکے چندوں کی وصولی کا انتظام کرتی ہے۔ صدر انجمن کی ہر قسم کی مالی ضروریات کو پورا کرنے کی مساعی کی ذمہ داری نظارت پر ہے۔ یہ نظارت چندہ عام۔ زکوٰۃ و صدقات۔ چندہ جلسہ سالانہ۔ وصایا۔ اور انجمن کے جملہ قرضہ جات جو کسی کے ذمہ واجب الادا ہوں ان کی وصولی کا انتظام کرتی ہے۔ اسیطرح صدر انجمن کا آمد و خرچ کا مفصل بجٹ تیار کرکے صدر انجمن احمدیہ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور پیش کرتی ہے۔

خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال ہیں اور خانصاحب منشی برکت علی صاحب نائب ناظر کی خدمات سرانجام دیتے ہیں۔ اور ہر دو بزرگ انجمن سے کسی قسم کا معاوضہ لئے بغیر آنریری طور پر کام کرتے ہیں۔ بابو عبد العزیز صاحب معاون ناظر اور منشی عبد الرحیم صاحب نو مسلم ہیڈ کلرک ہیں۔

اس نظارت میں ۲۷ آدمی کام کرتے ہیں۔ جن میں ۳ انسپکٹر ہیں جو جماعتوں میں دورہ کرکے ان فرائض کی تکمیل کے لئے کام کرتے ہیں۔ جو صدر انجمن کی طرف سے اس نظارت کے سپرد ہیں

نظارت تالیف و تصنیف

پانچویں نظارت تالیف و تصنیف ہے۔ جو اسلام اور احمدیت کی تائید میں کتب و رسالہ جات وغیرہ تصنیف کرکے شائع کرتی ہے۔ مخالفین احمدیت اور اسلام کی طرف سے جو لٹریچر شائع ہوتا ہے اس کے جوابات بھی یہی نظارت لکھوا کر شائع کراتی ہے۔ افراد جماعت کی طرف سے جو تصانیف ہوتی ہیں۔ وہ اس نظارت میں آتی ہیں۔ اور نظارت کے اس امر پر اطمینان کر لینے کے بعد کہ اس میں کوئی بات سلسلے کے اصول اور تعلیم کے خلاف نہیں اس کی طباعت و اشاعت کی منظوری دی جاتی ہے۔

سلسلہ کی مرکزی لائبریری بھی اسی نظارت کے ماتحت ہے۔ جس میں سلسلہ احمدیہ۔ اسلام۔ اور تمام ادیان عالم کے متعلق ہر قسم کی کتب کا ایک بہت بڑا ذخیرہ ہے۔ بیسیوں نایاب کتب بھی اس لائبریری میں موجود ہیں۔ اس لائبریری کو اپ ٹو ڈیٹ رکھنے کے لئے بھی یہ نظارت کوشاں رہتی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصانیف اور ملفوظات کی اشاعت اور حضور کے صحابہ کی روایات کو جمع کرنا اور ترتیب دے کر شائع کرنے کا کام بھی اسی نظارت کے سپرد ہے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ناظر تالیف و تصنیف ہیں۔ جن کی اپنی قیمتی تصانیف یہ ہیں:۔

(۱)	الکلمۃ الفصل	۱۹۱۵ء
(۲)	سیرۃ خاتم النبیین حصہ اول	۱۹۱۹ء
(۳)	سیرۃ المہدی حصہ اول	۲۲-۱۹۲۱ء
(۴)	" حصہ دوم	۱۹۲۴ء
(۵)	ہمارا خدا	۱۹۲۷ء
(۶)	تبلیغ ہدایت	
(۷)	سیرت خاتم النبیین حصہ دوم	۱۹۳۰ء
(۸)	ایک اور تازہ نشان	۱۹۳۴ء
(۹)	امتحان پاس کرنے کے گر	۱۹۳۴ء
(۱۰)	الحجۃ البالغہ	
(۱۱)	سیرۃ المہدی حصہ سوم	۱۹۳۹ء

ان کے علاوہ آپ کی انگریزی تصانیف زلزلہ بہار اور Sources of the Sirat ۱۹۳۹ء ہیں

آجکل بھی آپ ایک اہم کتاب "سلسلہ احمدیہ" کی تصنیف میں مصروف ہیں۔ جو اس مضمون کی اشاعت کے وقت تک انشاء اللہ شائع ہو چکی ہوگی۔ آپ کی نیابت میں صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب ناظر کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ و نوٹ حضرت مولوی شیر علی صاحب بی۔اے کر رہے ہیں۔ جو امید ہے۔ انشاء اللہ بہت جلد شائع ہو جائے گا۔ یہ کام بھی اسی نظارت کے ماتحت ہو رہا ہے۔ مولوی عبد الرحیم صاحب درد ایم۔اے (سابق امام مسجد لندن) بھی اس کام میں مولوی صاحب موصوف کی امداد فرما رہے ہیں۔

بکڈپو تالیف و اشاعت

اس نظارت کے ماتحت ایک صیغہ بکڈپو تالیف و اشاعت ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور دیگر مصنفین سلسلہ کی تصانیف کی طباعت و اشاعت کا کام ہوتا ہے۔

ریویو آف ریلیجنز

صدر انجمن احمدیہ کے رسالہ جات یعنی ریویو آف ریلیجنز اردو۔ اور ریویو انگریزی جو جنوری ۱۹۰۲ء سے جاری ہیں۔ اس نظارت کی نگرانی اور انتظام کے ماتحت شائع ہوتے ہیں۔ ریویو انگریزی کے ایڈیٹر صوفی عبد القدیر صاحب نیاز بی۔اے (سابق مبلغ انگلستان و جاپان) اور ریویو اردو کے ایڈیٹر مولوی علی محمد صاحب اجمیری مولوی فاضل ہیں اس نظارت کے کارکنان کی تعداد ۱۲ ہے۔

نظارت امور خارجہ

چھٹی نظارت امور خارجہ ہے۔ جو حکومت وقت غیر احمدی اور غیر مسلم انجمنوں اور ریاستوں کے ساتھ سلسلہ احمدیہ کے مفاد کے ماتحت سیاسی تعلقات رکھتی ہے۔ اور بوقت ضرورت حکومت وقت کے ساتھ مناسب تعاون کرتی ہے اور اگر کسی جگہ احمدیوں کو یا مسلمانوں کو تکلیف ہو تو افسران متعلقہ کو خط و کتابت یا ملاقاتوں کے ذریعہ توجہ دلا کر ان کی تکالیف کے انسداد کی کوشش کرتی ہے۔

اسیطرح مجالس واضع قوانین اور دیگر انتخابی مجالس کے انتخابات کے متعلق بھی یہ نظارت ... سلسلہ کے مفاد کے ماتحت ضروری اور مناسب کارروائی کرتی ہے۔

سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب (سابق مبلغ شام و فلسطین) ناظر ہیں۔ اور قریشی رشید احمد صاحب ارشد ہیڈ کلرک ہیں۔ اس نظارت میں چار کارکن کام کرتے ہیں۔

سیٹلمنٹ جرائم پیشہ اقوام

حکومت نے ۱۹۱۶ء کے شروع میں جماعت کے سپرد جرائم پیشہ اقوام کی ایک آبادی اس غرض سے کی۔ تاکہ ان لوگوں کو صحیح رنگ میں تربیت دیجائے جس سے ان کے دلوں میں جرائم سے نفرت پیدا ہو۔ اور وہ کھیتی باڑی یا تجارت کرکے اپنے لئے روزی پیدا کریں۔ یہ سیٹلمنٹ چاوا (پائل) میں تھی حلدسرزا برکت علی صاحب کو

اسکا انچارج مقرر کر کے بھجوایا گیا تھا۔ کچھ عرصہ کے بعد حکیم عبدالعزیز خان صاحب کو اس سیٹلمنٹ کا سپرنٹنڈنٹ مقرر کیا گیا جب یہ لوگ نگرانی سے آزاد کر دیئے گئے۔ تو دوسری سیٹلمنٹ ۱۹۲۱ء میں چک $\frac{91 R}{10 R}$ خانیوال میں ملی۔ ان سیٹلمنٹوں کے افسران اور دیگر ملازمین کو تنخواہ پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے ملتی تھی۔ لیکن یہ نظارت امور خارجہ کی عمومی نگرانی میں کام کرتے تھے۔ جماعت کی نگرانی میں ان لوگوں نے نہایت ترقی کی وہ لوگ جو کسی وقت چوری اور مار دھاڑ سے اپنا گزارہ کیا کرتے تھے ان میں سے اکثر احمدی ہو چکے ہیں۔ باقاعدہ پانچوں وقت نمازیں ادا کرتے ہیں۔ اور دوسرے احکام شریعت کی پابندی کرتے ہیں۔ ہر ایک نے اپنی تمام بری عادتوں کو ترک کر دیا ہے۔ اور عام زمینداروں کی طرح زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اسی وجہ سے ۱۹۳۶ء سے حکومت نے ان پر سے تمام پابندیوں کو دور کر کے آزاد کر دیا ہے

انڈین ٹیریٹوریل فورس میں احمدیہ کمپنی

۱۹۲۲ء سے انڈین ٹیریٹوریل فورس ۱۵/۱۱ پنجاب رجمنٹ میں خالص احمدیوں کی ایک پوری کمپنی موجود ہے جس کے کمپنی افسر اسوقت سے گزشتہ ماہ فروری تک صاحبزادہ کیپٹن مرزا شریف احمد صاحب رہے ہیں۔ اور آپ کے مستعفی ہو جانے پر آپ کے چھوٹے صاحبزادے مرزا داؤد احمد صاحب (سیکنڈ لفٹیننٹ) کمپنی افسر مقرر ہوئے ہیں۔

اس کمپنی کے لئے ریکروٹ وغیرہ مہیا کرنا اور دیگر متعلقہ امور میں افسران رجمنٹ سے ضروری تعاون بھی اسی نظارت کے سپرد ہے۔

نظارت بہشتی مقبرہ

ساتویں نظارت مقبرہ بہشتی ہے جو بہشتی مقبرہ اور وصایا کے متعلق ضروری انتظامات کرتی ہے اس نظارت کا کام ایک انجمن کے سپرد ہے۔ جس کا نام مجلس کارپرداز مصالح قبرستان ہے۔ مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب (سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ) اس کے سیکرٹری ہیں۔ جو اس نظارت کے دفتری اور انتظامی کام کی نگرانی رکھتے ہیں۔ چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے۔ بحیثیت ناظر اعلیٰ اس مجلس کے صدر اور مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل و منشی فاضل پروفیسر جامعہ احمدیہ اور سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ بحیثیت عہدہ اس کے ممبر ہیں۔ مولوی عطا محمد صاحب اور نور محمد صاحب افغانی دفتر کا کام کرتے ہیں۔ آٹھ کارکن اس دفتر کے ماتحت کام کرتے ہیں

نظارت امور عامہ

آٹھویں نظارت امور عامہ ہے۔ جس کے سپرد سلسلہ احمدیہ کی سیاست اندرونی ہے۔ اور یہ نظارت رفع تنازعات بیاہ شادی۔ انسداد بیکاری۔ انتظام حصول ملازمت و دیگر ذرائع روزگار تجارت اور صنعت و حرفت۔ احتساب حفاظت شعائر اللہ اور قیام امن وغیرہ کے متعلق جملہ انتظامات اس نظارت کے سپرد ہیں۔

حفظان صحت۔ اور افراد سلسلہ کی جسمانی صحت اور تندرستی کے لئے بھی یہ مناسب تدابیر اختیار کرتی ہے۔ اسیطرح ان کاموں کے علاوہ وہ تمام امور جو کسی دوسری نظارت یا محکمہ کے سپرد نہیں ہیں۔ وہ اس نظارت کے متعلق سمجھے جاتے ہیں۔

سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ ہیں۔ شیخ یوسف علی صاحب بی۔ اے معاون ناظر اور منشی کظیم الرحمن صاحب ہیڈ کلرک ہیں۔

صدر انجمن کے مشیر قانونی بھی اسی نظارت سے تعلق رکھتے ہیں۔ مولوی فضل الدین صاحب وکیل انجمن کے مشیر قانونی اور چوہدری غلام احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی پلیڈر نائب مشیر قانونی ہیں

دفتر کے کام کو احسن طریق پر انجام دینے کے لئے مختلف شعبہ جات میں تقسیم کیا گیا ہے۔ مثلاً شعبہ انسداد بیکاری۔ شعبہ رشتہ ناطہ۔ شعبہ حسابات۔ شعبہ تنفیذ (جو قضاء کے فیصلہ جات کی تعمیل کراتا ہے) شعبہ کا خاص جو معاندین سلسلہ اور دیگر ضروری خبروں سے نظارت کو باخبر رکھتا ہے) شعبہ حفاظت خاص اور دیگر متفرق امور۔

نور ہسپتال

اس نظارت کے ماتحت ایک ہسپتال ہے۔ جو نور ہسپتال کہلاتا ہے۔ یہ ہسپتال حضرت میر ناصر نواب صاحب رضی اللہ عنہ کی کوششوں سے ۱۹۱۸ء میں تعمیر ہوا اس سے قبل دو جگہ اندرون قصبہ اور دارالعلوم میں ڈسپنسریاں تھیں۔ نور ہسپتال کی تعمیر کے بعد مارچ ۱۹۱۹ء میں ان کو ایک جگہ کر کے بڑا ہسپتال قائم کیا گیا۔ اس ہسپتال میں ہر مذہب و ملت کے مریضوں کا مفت علاج کیا جاتا ہے ڈاکٹر حشمت اللہ خاں صاحب جو پرانے تجربہ کار ڈاکٹر ہیں اس ہسپتال کے انچارج ہیں۔ ڈاکٹر احمد صاحب سب اسسٹنٹ سرجن ہیں ہسپتال میں آٹھ افراد کارکن ہیں۔ اوسطاً ... مریض ماہوار اس ہسپتال سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

نظارت ضیافت

نویں نظارت ضیافت ہے جو سلسلہ کے تمام مہمانوں کی رہائش اور خورد و نوش کا انتظام کرتی ہے جلسہ سالانہ پر آنے والے تمام مہمانوں کی رہائش و خوراک اور مہمان نوازی کا کام بھی اسی نظارت کے سپرد ہوتا ہے۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب ناظر ضیافت ہیں۔ جو اس نظارت کے تمام فرائض آنریری طور پر نہایت محنت اور تندہی سے سرانجام دیتے ہیں بابو سراج دین ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر آنریری معاون ناظر ہیں۔ اس نظارت کے عملہ میں ۱۷۔ افراد ہیں۔

دار الشیوخ اس نظارت کے ماتحت ایک صیغہ دار الشیوخ ہے۔ جس میں ۱۷۵ نادار اور معذور لوگ اور یتیم بچے کھانا کھاتے ہیں۔ یہ صیغہ ۱۹۲۴ء سے قائم ہے۔ اور حضرت میر محمد اسحٰق صاحب اسے نہایت احسن طریق پر انجمن پر کسی قسم کا بار ڈالے بغیر چلا رہے ہیں۔ البتہ لنگر خانہ کھانا کھانے والوں کو صرف دال مہیا کرتا ہے۔

دیگر صیغہ جات ان نظارتوں کے علاوہ بعض اور صیغہ جات بھی ہیں۔ جو براہ راست نظارت علیا کے اسیطرح ماتحت ہیں جس طرح دوسری نظارتیں۔ ان کی تفصیل درج کی جاتی ہے۔

صیغہ پرائیویٹ سکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دفتر کے کام کو چلانے کے لئے ایک صیغہ قائم ہے جس کے افسر کا نام پرائیویٹ سکرٹری ہے۔ یہ صیغہ حضور کی ڈاک کے جوابات متعلقہ لوگوں کو بھجواتا ہے۔ اسکا ریکارڈ رکھتا ہے۔ حضور کے ساتھ ملاقاتوں اور حضور کے ارشاد کے ماتحت زکوٰۃ کی تقسیم کا انتظام کرتا ہے۔ اسی طرح بیعت کنندگان کا ریکارڈ رکھنے اور ان کے اسماء اخبارات میں شائع کرنے کا کام بھی اسی صیغہ کے سپرد ہے۔

مجلس مشاورت کے جملہ انتظامات نمائندگان کو قبل از وقت ایجنڈا اور بجٹ بھجوانا اور دیگر متعلقہ امور کی سرانجام دہی اس صیغہ کے ذمہ ہے۔

ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے مولوی فاضل پرائیویٹ سکرٹری ہیں۔ مولوی محمد عبداللہ صاحب اعجاز مولوی فاضل ان کے معاون ہیں۔ اس صیغہ کا عملہ ۱۰۔ افراد پر مشتمل ہے۔

محاسب صدر انجمن احمدیہ کے کل حساب و کتاب رکھنے کے لئے جو صیغہ قائم ہے۔ اس کا نام دفتر محاسب ہے۔ انجمن کے ہر صیغہ کی ہر قسم کی آمد دفتر محاسب وصول کرتا ہے۔ اسیطرح تجارتی اور امانتی صیغہ جات کا روپیہ بھی اسی دفتر میں آتا ہے۔ دفتر محاسب تمام صیغہ جات اور مدات کی آمد و خرچ کی تفصیل رکھتا ہے۔ اور جس صیغہ کی کوئی مخصوص آمد ہوتی ہے۔ اس کی اطلاع متعلقہ صیغہ کو دیتا ہے مرزا محمد شفیع صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر ڈاکخانہ جات محاسب ہیں اور اس صیغہ میں بارہ کارکن کام کرتے ہیں۔

صدر انجمن احمدیہ کے ایسے ریٹائرڈ کارکن جن کو پنشن ملتی ہے اور جن کی تعداد ۱۸ ہے۔ اسی دفتر سے ماہوار اپنی پنشن وصول کرتے ہیں۔

صیغہ امانت دفتر محاسب کے ساتھ ایک صیغہ امانت بھی ہے۔ جس میں تمام لوگ مقررہ قواعد کے ماتحت نقد امانت جمع کرا سکتے ہیں اور حسب ضرورت واپس لے سکتے ہیں۔

آڈیٹر صدر انجمن کے ماتحت جتنے دفاتر یا صیغہ جات ہیں۔ ان سب کے حسابات کی پڑتال اور چیک کرنے کے لئے ایک افسر مقرر ہے۔ جو آڈیٹر کہلاتا ہے آڈیٹر کا فرض ہے کہ تمام صیغہ جات کا کم از کم ہر تیسرے مہینے تفصیلی معائنہ کرتا رہے۔

مختلف صیغہ جات کے بل ہائے عملہ و سامان تیار ہونے کے بعد آڈیٹر کے پاس آتے ہیں۔ جو انہیں صدر انجمن احمدیہ کے مروجہ قواعد اور صیغہ کے منظور شدہ بجٹ کے مطابق چیک کر کے پاس کرتا ہے۔ اس کے بعد تمام بل دفتر محاسب میں ادائیگی کے لئے چلے جاتے ہیں۔

چوہدری برکت علی خاں صاحب آڈیٹر ہیں۔

امین صدر انجمن کے ماتحت ایک اسامی امین کی بھی ہے۔ انجمن کی روزمرہ کی ضروریات سے جو روپیہ زائد ہوتا ہے۔ وہ محاسب صدر انجمن کی وساطت سے امین کے پاس رہتا ہے۔ خان صاحب منشی برکت علی صاحب امین کے عہدہ پر کام کر رہے ہیں۔

ایک اسامی نائب امین کی بھی ہے۔ جس پر سید محمود عالم صاحب کام کر رہے ہیں۔ نائب امین صدر انجمن کے خزانچی کا کام بھی کرتا ہے۔

کمیٹی محاسبہ مال صدر انجمن کے ماتحت ایک کمیٹی محاسبہ و مال ہے۔ جس کے تین ممبر ہیں۔ ناظر بیت المال۔ محاسب اور آڈیٹر۔ اس کمیٹی کے صدر ناظر بیت المال اور سکرٹری محاسب ہیں۔

یہ کمیٹی صدر انجمن کے مالی و حسابی معاملات میں اور سالانہ بجٹ آمد و خرچ کے متعلق مشورہ دیتی ہے۔ کوئی ایسا معاملہ جس کا اثر انجمن کے بجٹ پر پڑتا ہو اس کمیٹی کی رائے کے بغیر صدر انجمن میں پیش نہیں ہوتا۔

صیغہ قضاء احمدیوں کے تنازعات کے فیصلہ کیلئے ایک صیغہ قائم ہے۔ جو صیغہ قضاء کہلاتا ہے۔ اس صیغہ میں ایسے تمام تنازعات اور جھگڑوں کا فیصلہ ہوتا ہے۔ جس میں فریقین احمدی ہوں۔ اور وہ قضاء کے فیصلہ کو تسلیم کرنے کا تحریری اقرار کریں قابل دست اندازی پولیس تنازعات میں چاہے فریقین احمدی بھی ہوں ان کو قضاء نہیں سنتا۔ بلکہ اگر کوئی ایسا کیس ہو بھی جائے۔ تو وہ پولیس کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔

محکمہ قضاء کے انچارج مولوی عبدالرحمن صاحب مولوی فاضل ہیں۔ ان کے علاوہ میر محمد اسحٰق صاحب مولوی فاضل مولوی ارجمند خان صاحب مولوی فاضل مولوی تاج دین صاحب " " ظہور حسین " " حافظ غلام محمد صاحب و مرزا عبدالحق صاحب بی۔ اے ایل ایل بی۔ اور بابو اکبر علی صاحب قاضی ہیں۔ یہ تمام کے تمام آنریری طور پر خدمات سرانجام دیتے ہیں ایک قاضی کے فیصلہ کا اپیل دو قاضیوں کے سامنے پیش ہوتا ہے اور پھر ان کے فیصلہ کا اپیل خلیفہ وقت کے پاس ہو سکتا ہے

بعض بڑی بڑی جماعتوں میں لوکل قاضی بھی مقرر ہیں جو لوکل تنازعات کا تصفیہ کرتے ہیں۔

صیغہ افتاء مذہبی مسائل کے متعلق فتاوی جاری کرنے کا کام صیغہ افتاء کے سپرد ہے۔ مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب مفتی اور اس صیغہ کے انچارج ہیں۔ ان کے علاوہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل بھی مفتی ہیں۔

نظامت جائیداد

صدر انجمن احمدیہ کی تمام منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کا انتظام نظامت جائیداد کے سپرد ہے۔ ملک مولا بخش صاحب ریٹائرڈ کلرک آف دی کورٹ اس صیغہ کے انچارج یعنی ناظم جائیداد ہیں۔ منشی محمد الدین صاحب مختار عام ہیں۔ اور چھ کارکن اس صیغہ میں کام کرتے ہیں۔

نظامت جائیداد کے ماتحت دو مستقل صیغہ جات بھی ہیں ایک صیغہ تعمیرات اور دوسرا صیغہ پراویڈنٹ فنڈ

صیغہ تعمیرات صدر انجمن کی تمام تعمیرات کی نگرانی اور مرمت وغیرہ اور نئی عمارتوں کی تعمیر کا کام اس صیغہ کے ماتحت ہوتا ہے سید سردار حسین صاحب افسر تعمیرات ہیں۔

صیغہ پراویڈنٹ فنڈ صدر انجمن کے تمام اعلیٰ مستقل کارکنان کے معاوضہ میں سے ایک آنہ فی روپیہ کے حساب سے پراویڈنٹ وضع ہوتا ہے۔ ایک آنہ فی روپیہ انجمن اپنے پاس سے بطور عطیہ دیتی ہے یہ رقم ہر ایک کارکن کے اپنے کھاتہ میں جمع ہوتی رہتی ہے جسے تجارت پر لگایا جاتا ہے۔ اور منافع ہر سال بحصہ رسدی کارکنان کے کھاتوں میں جمع ہوتا ہے جو ان کے ریٹائر ہونے پر ان کو مع عطیہ و منافع واپس کر دیا جاتا ہے۔ اس سارے کام کو چلانے کے لئے صیغہ پراویڈنٹ فنڈ قائم کیا گیا۔ جو دراصل نظامت جائیداد کا ہی حصہ ہے۔ اور ناظم جائیداد ہی اس کا بھی افسر ہے۔

تحریک جدید

۱۹۳۴ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے ماتحت ایک نظام قائم فرمایا۔ جس کے دفاتر اور دیگر شعبہ جات بھی مقرر فرمائے۔

تحریک جدید کے ماتحت اسوقت کئی مجاہدین غیر ممالک میں تبلیغ کر رہے ہیں۔ چونکہ یہ نظام صدر انجمن احمدیہ کے نظام سے بالکل الگ ہے۔ اسلئے اسکا ذکر اس جگہ نہیں کیا گیا۔

تصوّف

کبھی جو طالب دید رخ نگار ہوا
تو آئینہ میں مرا منہ دکھا دیا مجھ کو

(الحکم ...)